ضروری پہلوؤں سے تعارف کرانے کی جو کوشش کی ہے وہ اسلامی نقطۂ نظر کی مظہر ہے۔ مؤلف کے الفاظ میں اسلام کے واضع کردہ قانونِ مکافات کی تعبیر یہ ہے کہ :۔

انسانی فطرت کا فیصلہ یہی ہے کہ جو امن کا طالب ہو، اسے امن نصیب ہو، جو توڑ پھوڑ اور انتشار میں کوشاں ہو اسے انتشار ہی کے حوالے کر دیا جائے، جو دوسروں کو شکھ پہنچائے اُسے سُکھ ملنا چاہیے، جو دوسروں کا سکون چھینے اس کا سکون سلب ہو جانا چاہیے جو صلاحیت بہم پہنچائے اسے انتظام سونپ کر سرفراز کیا جائے، جو صلاحیت کھو دے اسے انتظام سے بے دخل کر دیا جائے، جو امانت دار ثابت ہو اسے انعام و ترقی دی جائے اور جو خیانت کرے اسے رسوا کیا جائے۔"

دو باتیں کتاب کے مطالعے سے محسوس ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ زبان اور انداز بیان جدید ذہن کے تقاضوں کے پورے پورے لحاظ پر مبنی نہیں ہے، دوسرے یہ کہ حقائقِ دین کو عقلی رنگ دینے RATIONALISE میں کچھ کچھ مبتدیانہ تفنّن جھلکتا ہے۔ اور کوئی قابلِ اعتراض چیز محسوس نہیں ہوئی۔ مقدمہ ملک نصراللہ خان صاحب عزیز نے قلم سے ہے۔

ماہنامہ رحیل

زیرِ ادارت : آبادشاہ پوری و عاصی ربانی رام پوری۔
مقامِ اشاعت : یعقوب خاں روڈ۔ کراچی۔

چندہ سالانہ درج نہیں۔ فی پرچہ ۸ ر۔

یہ نیا رسالہ سلسبیل (نئی دہلی) کا خلف ہے اور خلفِ الرشید ہے۔ رحیل کی ترتیب؛ اس کے مندرجات اور اس کا ظاہر سلسبیل کے مقابلے میں ترقی یافتہ ہے۔ اسلامی ادب کے محاذ پر یہ نیا سپاہی اپنے حسنِ اسلحہ و فن کے ساتھ آیا ہے، اس کے پیشِ نظر اس سے خاصی توقعات وابستہ کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہ سمجھ میں نہیں آیا کہ ترقی پسندوں کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے "چیک بک" یا "رسید بک" کا سا ڈھانچہ اختیار کرنے کی ضرورت کیا تھی؟ یہ جدت یورپ اور امریکہ میں دورانِ جنگ کے کاغذی قحط کا لحاظ کرتے ہوئے اختیار کی گئی تھی